बुक-पोस्ट प्रकाशित सामग्री



गुरुकुल पत्रिका । प्रह्लाद । आर्य भट्ट

रजि० संख्या एल० १२७७

सेवा में,

____

____

____

व्यवसाय प्रबन्धक
गुरुकुल काँगड़ी विश्वविद्यालय
हरिद्वार

بچے نکلیں گے - علیٰ ہٰذا القیاس - انسان کے بچوں کا بھی یہی حال ہے - انکی زندگی کا آغاز ماں اور باپ دونوں کیطرف سے ہوتا ہے - اسلئے بچے میں اپنی ماں اور باپ دونو کی صفات پائی جاتی ہیں - بچہ اپنے والدین میں سے کبھی ایک سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے، کبھی دوسرے سے - کبھی کبھی اسکی آنکھوں کا رنگ باپ کی آنکھوں کیطرح ہوتا ہے - اور کبھی ماں کی آنکھوں کیطرح - بعض اوقات دونو کی - یا انکے اجداد میں سے کسی کی آنکھوں کی مشابہ ہوتا ہے - یہی جسم کے رنگ بالوں کی مقدار اور دیگر جسمانی صورتوں پر صادق آتا ہے *

جو کچھ بچے کی ظاہری صورت کی نسبت کہا گیا ہے - وہی اسکی صحت کی نسبت بھی کہا جا سکتا ہے - اگر والدین تندرست نہ ہونگے - تو انکے بچے بھی تندرست نہیں ہو سکتے - اگر والدین کمزور دائم المریض یا سقیم الجثہ ہوں تو انکی اولاد بھی ویسی ہی ہوگی - اس سے ظاہر ہے کہ اگر والدین تندرست اور خوش مزاج اولاد چاہتے ہیں تو ان کی اپنی صحت درست ہونی چاہیئے - اگر لوگ چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد کی صحت اچھی ہو تو انکو اپنی نوجوانی کیوقت اپنی صحت کو درست رکھنا ضرور ہے - جو کچھ تم لڑکپن میں کروگے اسی کا پھل بڑے ہوکر پاؤگے - تمہارے لڑکپن سے تمہاری جوانی کا اندازہ ہو سکتا ہے - اسلئے عزیز من اگر تم اپنی صحت کا خیال نہ رکھوگے یا اسکو کسی طرح سے بگاڑوگے - تو جب تم آئندہ زمانہ میں باپ بنوگے تمہاری اولاد کو تمہاری غفلت اور ناعاقبت اندیشی کے نتائج اٹھانے پڑینگے -

یہی حال عقلی صفات کا بھی ہے - عقل و تمیز بھی بچے والدین سے ورثہ میں حاصل کرتے ہیں - بعض بچوں کی سیرت اپنی ماں سے مشابہ ہوتی ہے بعض کی باپ سے اور بعض کی دونو سے - یہ بھی ہوتا ہے - کہ گذشتہ دو تین پشتوں کی مجموعی صفات بچے میں نمایاں ہو جاتی ہیں *

اگر یہہ باتیں سچ ہیں تو تم دیکھ سکتے ہو کہ جو اثرات تمہاری پیدائش سے بہت عرصہ پیشتر موجود تھے - تم اپنی پیدائش کیوقت انہیں کا نتیجہ ہو - علی ہذالقیاس جو کچھہ اب تم بحیثیت لڑکے کے ہو - اور جو کچھہ تم بلحاظ اپنی جسمانی صحت عقلی قواء اور سیرت کے ہوتے جاؤ گے اسی کا اثر بہت کچھہ تمہاری اولاد پر بھی پڑیگا - اگر تم حلیم مزاج رحم دل اور راست گو ہو - تو تمہاری اولاد میں ان صفات کا پیدا ہونا آسان ہوگا - اگر تم نافرمانبردار ظالم اور فریبی ہو تو تمہارے بچے بھی یہی باتیں سیکھیں گے ؎

جو کچھہ میں بیان کر چکا ہوں اس سے تم بائبل کی اُس آئت کا مطلب سمجھہ سکو گے کہ کوئی شخص اپنے لیئے نہیں جیتا اور نہ کوئی اپنے لئے مرتا ہے - اپنی گذشتہ پُشتوں کے ساتھہ ہمارا تعلق ہے - اور آئندہ پشتوں کی نسبت کچھہ فرائض ہمارے ذمہ ہیں - اگر خدا نے تمکو مضبوط جسم اور عقلی طاقتیں عطا کی ہیں - تو تمکو بیٹے بجائے شیخی مارنے کے تمکو شکر گذار ہونا چاہیئے جنکے جسم مضبوط ہیں وہ انہیں جنکو کمزور جسم ورثہ میں ملا ہے حقیر نہ سمجھیں تمہیں یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ ورثہ کوئی تقدیر کا نوشتہ نہیں ہے - مضبوط جسم خراب استعمال سے برباد ہو سکتے ہیں اور اسیطرح کمزور جسم اور ضعیف دماغ خبرداری اور استقلال سے بہت ترقی کر سکتے ہیں - بلکہ اس قسم کے لوگ پیدائشی اور موروثی طاقت ور اشخاص کے اوپر سبقت لیجا سکتے ہیں - تمہیں خبردار رہنا چاہیئے کہ تم اپنے قواء کو ترقی دو تا کہ تمہاری آئندہ پشت تمہارے گناہ یا حماقت کی سزا نہ اٹھائے ؎

سِلسلہ دوم

لڑکے اپنے اعضائے تناسل کیونکر خراب کر لیتے ہیں

آٹھواں خط

عزیز من:-

میں اس خط میں تمہیں بتاؤنگا - کہ حیوانات کے درمیان کس کس قسم کی شابہت ہوا کرتی ہے - جب ہم لفظ حیوانات استعمال کرتے ہیں - تو اسمیں انسان بھی شامل ہے - گو وہ مخلوقات میں سب سے اعلےٰ درجہ پر ہے - اور خدا نے اسکو تمام حیوانات پر سردار مُقرر کیا ہے - خدا نے اسکو عقلی طاقتیں عطا کی ہیں جن سے وہ سوچ سکتا اور استدلال کر سکتا ہے - اسنے اسکو اخلاقی طاقتیں دی ہیں جن سے وہ نیک و بد میں امتیاز کر سکتا ہے - نیز خدا نے اسکو نور قلب بخشا ہے جسکی وجہ سے وہ نیکی سے خوش ہوتا اور بدی کرکے ملامت اُٹھاتا ہے +

انسان اپنی عقلی طاقتوں کو بگاڑ کر بُرے مقاصد کیلئے استعمال کر سکتا ہے مثلاً بُرائی کے منصوبہ باندھنا - اپنے ہمجنس انسان کے نقصان کی تجویزیں سوچنا

یا خدا کے خلاف سازش کرنا - وہ اپنی احساس کو کمزور یا مُردہ کر سکتا ہے مثلاً جب کوئی لڑکا مدرسہ نہیں جاتا - اور اپنی عقل کو ترقی دینے اور قواعد کی پابندی میں غفلت کرتا ہے - یا مثلاً جب کوئی لڑکا گرجا میں حاضر نہیں ہوتا اور خدا کے کلام کا وعظ نہیں سُنتا - اچھی کتابیں پڑھنے سے دم چُراتا ہے - اور اپنی اخلاقی طاقت کو استعمال کرنے میں کوتاہی کرتا ہے - اسیطرح انسان اپنے کونشنس یعنے نور قلب کی آواز کو نہیں سُنتا - اور بار بار اسکی ہدائیت کے خلاف عمل کر کے اسکو ایسا بگاڑ دیتا ہے کہ آئندہ جب کونشنس اسکو ملامت کرتا ہے - تو وہ اسکی آواز سُن ہی نہیں سکتا - اسکو میں ایک مثال سے واضح کرونگا - فرض کرو کہ تمہارے کمرہ میں ایک ایلارم یعنے جگانیوالی گھڑی رکھی ہے - اور تم اسکو درست کر کے کو کتے ہو - تاکہ پانچ بجے صبح تمہیں جگا دے پہلے دن تو تم اسکی آواز سے چونک اُٹھتے ہو - اور اگر اُٹھ کر جھٹ پٹ طیار ہو جاؤ تو ہر صبح تم وقت پر بیدار ہو جاؤ گے - لیکن برعکس اسکے - اگر گھڑی کی آواز سنکر تم کروٹ بدلتے رہو اور کہو کہ ابھی تھوڑی دیر میں اُٹھونگا اور پھر سو جاؤ - جب تک کہ کوئی آکر تمکو بیدار نہ کرے - تو اگلے روز شاید اُسکی آواز سے تم جاگ تو اُٹھو لیکن پھر سو جاؤ تو دو چار روز میں یہہ حال ہو جائیگا - کہ گھڑی کی آواز کی تم پر کچھ تاثیر نہ ہوگی - بعینہ یہی حال کونشنس کا ہے - اگر ہم اسکی ہدائت پر عمل کریں تو بہتر لیکن اگر اسکی ملامت کی نسبت بے پروا رہیں تو کچھ عرصہ کے بعد اسکی آواز ہمارے کان میں سُنائی نہ دیگی - کونشنس ملامت کرنے سے کبھی باز نہ رہیگا - جیسے کہ ایلارم گھڑی بلاناغہ وقت پر بجا کرتی ہے - مگر اسکی آواز کی نسبت بے پروائی کرتے کرتے وہ وقت آتا ہے کہ ہم اسکی ملامت کی مطلق پروا نہیں کرتے - اور کھلم کھلا گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں - گویا کہ ہماری کونشنس موجود ہی نہیں ؞

اس بیان سے ظاہر ہے - کہ اگرچہ انسان ایک قسم کا حیوان ہے - مگر

عقل اور اخلاقی احساس اور کونشنس رکھنے کی وجہ سے وہ باقی حیوانوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اسوقت میں چاہتا ہوں کہ انسان اور دیگر حیوانات کے جسم کی بعض مطابقت اور اختلاف کا حال میں تمہیں سُناؤں۔ اگر تم اپنے ہاتھ اور گھٹنوں کے بل فرش پر کھڑے ہو جاؤ۔ تو تم دیکھو گے کہ تمہارے جسم اور گھوڑے یا گائے یا کُتے اور تمام دیگر چوپاؤں کے جسم میں کیا مشابہت ہے۔ اس صورت میں تمہارے بازو اور ہاتھ بہت کچھ ان کی اگلی ٹانگوں اور پاؤں سے مشابہ ہونگے۔ بعض حیوانات مثلاً کُتے اور بلی میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کیطرح انگلیاں بھی موجود ہیں۔ دیگر حیوانات مثلاً گھوڑے میں سب اُنگلیاں ملکر ایک پاؤں بنتا ہے۔ اور تمہارے ناخنوں کیطرح گھوڑے کے پاؤں میں ایک بڑا ناخن ہوتا ہے۔ جسکو سُم کہتے ہیں۔ اور گائے میں دو ناخن ہوکر کُھر کہلاتے ہیں۔ اب اگر تم اپنے پاؤں پر سیدھے کھڑے ہوکر اپنے ہاتھوں کو پیٹھ کیطرف زور سے دباؤ تو اس صورت میں تم پرندوں سے مشابہ ہو گے۔ تمہاری ٹانگیں اور پاؤں انکی ٹانگوں اور پاؤں کی جگہ ہونگے۔ اور تمہارے بازو انکے بازوؤں سے مطابقت رکھیں گے۔ اعضاء کی اس قسم کی ساخت کے مطالعہ کو عالم لوگ علم تشریح حیوانات کہتے ہیں۔ اس علم سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارے اور دیگر حیوانات کے جسم کی ساخت میں کچھ نہ کچھ مشابہت ہے ÷

ایک امر میں انسانی جسم باقی ہر ایک جسم سے مختلف ہے یعنے انسان کو خدا نے کامل ہاتھ عطا کیا۔ اگر خدا اسیں ہاتھ نہ بخشتا تو جسمانی طور پر انسان کو ادنیٰ حیوانات کے درجہ سے بھی اُوپر بڑھنا ناممکن ہوتا۔ ہاتھ سے انسان اپنی خوراک طیار کرتا ہے۔ ادویات کو ترکیب دیتا ہے۔ کپڑا بنتا ہے۔ اپنے رہنے کے لئے مکانات بناتا ہے۔ کتابیں لکھتا ہے۔ اخباریں چھاپتا ہے۔ کلیں بناتا ہے۔ ریلیں اور جہاز تیار کرتا

ہے - جنکے ذریعہ وہ پرندوں سے بھی زیادہ پرواز کرسکتا ہے - مگر اس بدی کی وجہ سے جو انسان کے دل میں موجود ہے اور اپنے دل کی شرارت سے وہ یہی ہاتھ اپنے ہم جنس انسانوں کو دکھ اور تصدیعہ پہنچانے کے کام میں لاتا ہے - وہ بڑی بڑی توپیں اور دیگر آلات حرب بناتا ہے جن سے وہ جنگ میں اپنے ہم جنسوں کو تباہ کرڈالتا ہے - اسیطرح اپنے دل کی شرارت اور شیطان اور اپنے شریر دوستوں کی تحریک سے آدمی ایسے ایسے کام کربیٹھتا ہے جو خدا کی نظر میں نہائت ناپسند ہے - مگر ایک عجیب بات یہہ ہے کہ شاید صرف انسان ہی ایک ایسا حیوان ہے - جو اپنے ہاتھ سے اپنے جسم کو ناپاک اور ذلیل کرسکتا ہے - حالانکہ خدا نے اسکو یہہ ہاتھ اوروں کی مدد کرنے کے لئے عطا کئے ہیں - خدا نے آدمی کو عقل اور اخلاقی طاقت اور کونشنس سے مزین کیا تاکہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے جسم کو ذلیل نہ کرے - اور نہ اپنے ہم جنس انسان کو نقصان پہنچائے - بلکہ اسکے لئے مدد اور برکت کا باعث ہو ●

نواں خط

عزیز من:

جب خدا نے انسان کو ہاتھ عطا کئے تو اسنے اسکو عقل اور اخلاقی طاقت اور کونشنس بھی عطا کی - تاکہ وہ انکو درست طور پر استعمال کرسکے - خدا کا مدعا یہہ تھا کہ انسان ہاتھوں کے ذریعہ اپنے تئیں حیوانات کے درجہ سے نہائت برتر اور سرفراز کرے - مگر افسوس ہے - کہ بعض آدمی اور لڑکے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اپنے تئیں نہائت ادنے حیوانات سے بھی نیچے گرا دیتے ہیں - یعنے ان کو

صاحب عقل و اخلاق مخلوقات کی طرح استعمال کرنے کے بجائے ان سے اپنے جسم کو ناپاک کرتے ہیں وہ اپنے عضو تناسل کو پکڑ کر اس طور پر اسکے ساتھ کھیلتے ہیں کہ جس سے ایک خاص قسم کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس سے شاید تھوڑی دیر کے لئے وہ کچھ لطف اٹھاتے ہونگے۔ مگر آخر کار انکی اخلاقی عقلی اور جسمانی طاقتوں کو نہائت سخت نقصان پہنچتا ہے۔ خدا نے عضو تناسل اس طور پر استعمال کرنے کے لئے نہ بخشا تھا۔ اسلئے اس ضرر رساں استعمال کو تہد رس یا جلق کہتے ہیں ❊

سوائے ایک حیوان کے انسان ہی ایک ایسا مخلوق ہے۔ جسکا عضو تناسل اُسکے جسم سے باہر ہے اور صرف انسان ہی جان بوجھ کر اپنے جسم کو ناپاک کر سکتا ہے۔ اگر کوئی نظائر اس قاعدے کے خلاف پائی جاتی ہیں۔ تو وہ اتفاقی اور مستثنیات میں سے ہیں۔ عضو تناسل کی حفاظت اور صحیح استعمال کے لئے خدا نے انسان کی عقل اور اخلاقی احساس پر کامل اعتبار کیا۔ اسنے اور کسی حیوان کو ایسا قابل اعتبار اور ذمہ واری کا کام نہیں بخشا۔ مگر اپنی دلی خباثت اور شیطان کی آزمائشوں اور بعض اوقات اس مضمون کی نسبت ناواقفیت کی وجہ سے نوعمر بچے بھی بگڑ جاتے ہیں۔ نہ انکو کوئی کچھ سکھاتا اور نہ عبرت دلاتا ہے۔ نتیجہ جسکا یہہ ہوتا ہے کہ وہ خراب عادات میں پھنسکر بڑا نقصان اُٹھاتے ہیں۔ اور اگر انکے فعل سے ان کو باز نہ رکھا جائے۔ تو سخت بدی اور رسوائی کی حالت میں گرفتار ہو جاتے ہیں ❊

عزیز من۔ کاش میں کہہ سکتا کہ بہت تھوڑے لڑکے اس بدی سے واقف ہیں۔ ہاں میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ بہت صاف دل اور معصوم لڑکوں نے یہہ عادت نہائت بھولے پن میں سیکھی ہے۔ ابتدا میں کبھی ان کے خواب و خیال

میں بھی نہ تھا۔ کہ اسکے نتائج ایسے خراب اور نقصان دِہ ہونگے۔ بعض اوقات لڑکے درختوں پر چڑھنے اور اُترنے یا گھوڑے کی سواری میں ایک خاص قسم کی حِس کو معلوم کرتے ہیں۔ یا اُنکے عضو مخصوص کی غلاظت کی وجہ سے ایک قسم کی کھاج پیدا ہوتی ہے۔ جسکو فرو کرنے کے لیئے وہ عضو کو رگڑتے یا ملتے ہیں۔ اسطور پر اس ناپاک عادت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی قبض کیوجہ سے فضلہ جسم کے اندر سے خارج نہیں ہوتا۔ اور اگر رفع حاجت میں متواتر غفلت کیجائے تو جمع ہو کر نقصان پہنچاتا ہے۔ اور ایک قسم کی سوزش پیدا کرتا ہے۔ جس سے لڑکے اس ناپاک عادت میں گرفتار ہو جاتے ہیں +

بعض اوقات انتڑی کے نچلے حصہ میں چھوٹے چھوٹے کرم پیدا ہو جانیسے عضو مخصوص نہایت سریع الحس ہو جاتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ کبھی کبھی ایک لڑکا دوسرے کو یہہ عادت سکھا دیتا ہے بچپن میں دایہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا جی بہلانے اور ان کو سُلانے کیخاطر ان پر اس قسم کا عمل کرتی ہیں۔ ان کو کیا معلوم ہے کہ اس حرکت کے نتائج کیسے خوفناک ہونگے۔ کیسا غضب ہے کہ سمجھ دار لوگ اس قسم کی بات کرتے ہیں۔ اگر یہہ مذموم عادت ایسی عام ہے تو ہمیں اپنے بچوں کے خطروں سے بخوبی آگاہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم مناسب انکا انسداد کر سکیں +

میرے عزیز فرزند۔ خدا تمکو اس عادت اور دیگر ایسی بُرائیوں سے محفوظ رکھے +

دسواں خط

عزیز من:-

میں نے اپنے گذشتہ خط میں تمہیں بتایا کہ بعض چھوٹے چھوٹے لڑکے اور نیز

نوجوان کیونکر اپنے عضو مخصوص کو بلا ضرورت اور ضرر رسان طریق سے پکڑنے اور رگڑنے سے اپنے جسم کو ناپاک اور ذلیل کرتے ہیں۔ خدا نے یہہ عضو ہمیں اس مقصد کیلئے دیا۔ کہ ہمارے جسم کے اندر سے ردی اور غلیظ رطوبت کو خارج کرے۔ اور نیز عضو تناسل کا کام دے۔ میں کسی گذشتہ خط میں بیان کر چکا ہوں کہ نباتات میں بیج پیدا کرنیوالے حصہ کو نہیں۔ بعض حصہ نر درختوں پر ہوتے ہیں۔ اور بعض مادہ درختوں پر ان حصوں کے اختلاط سے بیج بنتے ہیں۔ اور درختوں کی جنس قائم رہتی ہے۔ اس سلسلہ تناسل کو میں ایک مثال سے واضح کرونگا۔ فرض کرو ایک گھڑی ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ خود بخود اپنے تئیں درست رکھ سکتی ہے۔ اور فرضاً اسکو یہہ بھی طاقت دی گئی ہے کہ اپنے میں سے اور نئی گھڑیاں پیدا کرے یعنی ایک تو وہ خود ٹھیک وقت دیتی۔ اور اپنے کل پرزے درست رکھتی ہے۔ اور اور گھڑیاں بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر وہ چھوٹی گھڑیاں جو اس سے پیدا ہوں بڑی ہو کر وہی صفات رکھیں تو گھڑی کی اس طاقت کو جس سے وہ اور گھڑیاں پیدا کر سکتی ہے۔ طاقت تناسل کہیں گے۔ اور اگر اسمیں بعض پرزے خاص اس مطلب کے لئے موجود ہوں۔ تو ان کو آلات تناسل کے نام سے نامزد کرینگے

اب ہمارا عضو مخصوص انتظام تناسل میں صرف ایک حصہ ہے۔ بعینہ اسیطرح جیسا کہ انہضام طعام کیلئے خاص اعضا یا حصے ہوا کرتے ہیں۔ ہم خوراک کو منہہ میں لیکر چباتے ہیں پھر وہ معدے میں جا کر ایسی تغیر پذیر ہو جاتی ہے کہ انتڑوں میں پہنچکر خون میں جذب ہو سکتی ہے۔ اس انتظام کے ذریعہ ہمارا جسم مضبوط اور تازہ رہتا ہے۔ اب منہہ اور اسکے نیچے کی نلکی جسکے رستے خوراک معدے میں پہنچتی ہے۔ اور انتڑیوں کے تمام حصے۔ جنمیں غذا ایک کر ہضم ہوتی ہے اس تمام انتظام کو سلسلہ انہضام کہیں گے۔ اسیطرح عضو مخصوص انتظام تناسل کا ایک خاص حصہ ہے۔ آدمی میں کچھ حصے تو جسم کے باہر اور کچھ اندر ہوتے ہیں مجموعی طور پر ہم اپنے مخصوص آلات اور انکے افعال کو سلسلہ تناسل کہیں گے۔ بعض

اوقات لڑکے اپنے مخصوص آلات کو نہائت ہلکے درجہ کا سمجھتے ہیں۔ جس سے خدا کی بعزتی اور انکا اپنا نقصان ہوتا ہے۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا ہے عزت اور قدر کے لائق ہے۔ خدا نے ہمیں ہماری بقائے نسل سے بڑھکر کوئی پاک فرض عطا نہیں کیا۔ اور ہمیں لازم ہے کہ اس اعلےٰ اور مقدس خدمت کو اپنے خالق کے ہاتھ سے نہائت ادب و تعظیم کے ساتھ قبول کریں۔ اور اپنے جسم کے مخصوص اعضا کو پاکیزگی اور عزت کے ساتھ رکھیں ایک مسیحی طبیب کا قول ہے کہ اپنی جنس کو بڑھانا ہماری جسمانی زندگی کا سب سے اعلےٰ اور افضل کام ہے۔ ہر ایک پاک دل اور سمجھ دار آدمی اسکی نسبت ایسا ہی خیال کریگا +

تمنے بائبل میں پڑھا ہوگا کہ پولوس کرنتھیوں کے نام کے پہلے خط کے چھٹے باب کی اٹھارہویں اور انیسویں آیات میں اسی قسم کی ایک ناپاک عادت کی نسبت جسکا میں ابھی بیان کر رہا تھا کیا فرماتا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ زنا کاری سے بھاگو۔ زنا کرنیوالا اپنے بدن کا بھی گناہ گار ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدس ہے۔ جو تم میں بسا ہوا ہے۔ اب شہر یروشلم میں ایک مقدس یا ہیکل تھی جو تمام روئے زمین کی عمارات میں سب سے عالی شان تھی۔ یہہ عمارت سراسر مقدس تھی مگر اسکے اندر ایک خاص مقام کو مقدس جگہہ کہتے تھے اور اس جگہہ کے اندر ایک اس سے بھی مقدس مقام تھا جس کو قدس الاقدس کہا کرتے تھے۔ یہیں پر خدا کی خاص حضوری رہا کرتی تھی۔ اور اسی مقام کیطرف تمام اسرائیلی قوم دنیا کی ہر ایک جگہہ سے بڑی تعظیم کے ساتھ اپنا رخ کیا کرتی تھی۔ بعینہ اسی طرح ہمارے جسم کلیتاً مقدس اور ہمیشہ عزت کے ساتھ رکھنے کے قابل ہیں ہر ایک عقلمند آدمی جو اس مضمون پر غور کریگا۔ فوراً تسلیم کریگا کہ ہمارا سلسلہ تناسل وہ قدس الاقدس ہے جس میں خدا ہمارے اندر اس عجیب پیدا کرنے کی طاقت کے ذریعہ سے سکونت کرتا ہے۔ یہہ ایک بڑے راز کی بات ہے

اس خط کو ختم کرنے سے پیشتر میں تمہیں جتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا جسم نہ فقط

بیرونی طور پر ہاتھوں کے ذریعے ناپاک ہو سکتا ہے - بلکہ ہماری عقل اور خیالات
اور دل نامناسب چیزوں اور فحش تصاویر کے دیکھنے سے بھی ناپاک ہو جاتے ہیں۔
کانوں کے ذریعے گندے قصے۔ فلیظ الفاظ اور برے منصوبے سننے سے بھی
اسی قسم کی اندرونی ناپاکی پیدا ہوتی ہے - آنکھ اور کان ہمارے دل کے پھاٹک
ہیں - ہمیں چاہیئے کہ ان کی بڑی خبرداری کریں - ان راستوں سے ہمارے جسم
کی مقدس ہیکل کے اندر خراب تاثیرات داخل ہوتی ہیں ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ
اسی کرنتھیوں کے نام کے پہلے خط کے تیسرے باب کی سترہویں آئت میں لکھا
ہے کہ اگر کوئی خدا کے مقدس کو برباد کریگا - خدا اسکو برباد کریگا - مجھے یقین ہے کہ تم
نہیں چاہتے - کہ خدا تمکو اپنی حضوری سے خارج کر دے - پس تمہیں جو کچھ وہ متی
کی انجیل کے پانچویں باب کی آٹھویں آئت میں فرماتا ہے بھولنا نہیں چاہیئے
کہ مبارک وہ ہیں جو پاک دل ہیں - کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے +

سلسلہ سوم

اعضائے تناسل کو بگاڑنے کے نتائج لڑکوں کے حق میں کیا ہیں

گیارہواں خط

عزیز من

جو لڑکا اپنے انتظام تناسل کے بیرونی آلات کو کھلونے کیطرح استعمال کریگا وہ آخر کار بغیر سخت نقصان اُٹھائے نہ رہیگا۔ شاید کوئی لڑکا شروع میں وہ اسکو ایک ہلکا معاملہ سمجھے۔ مگر اسکی کونشنس ہمیشہ اسے الزام دیگی کہ تو بہت بُرا کام کر رہا ہے۔ اسی وجہ سے جو لڑکا اس عادت میں مبتلا ہوتا ہے وہ گوشہ تنہائی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ اور لڑکوں کیطرح تمہیں اس عادت میں پھنس جانیکا اندیشہ ہے۔ اور مجھے یہہ بھی معلوم ہے کہ تیز طبیعت لڑکے جن کے دماغ اور ذہنی طاقتیں اور لڑکوں سے بڑھکر ہیں۔ کُند ذہن اور غبی لڑکوں کی نسبت بہت جلد اس عادت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اسلئے میں ازبس ضروری سمجھتا ہوں کہ تمہاس مضمون